'اخوت' حیران کن کامیابی کی دہلیز پر

محمد یاسین وٹو

11 اگست 2009 روزنامہ نوائے وقت

یہ سات سال پہلے کی بات ہے' لاہور میں چند دوستوں نے مل کر یہ فیصلہ کیا کہ وطنِ عزیز میں مواخاتِ مدینہ کی طرز پر ایک تنظیم قائم ہونی چاہیے۔ یہ تنظیم سود کیخلاف جہاد کرتے ہوئے اپنے نادار ہم وطن بہنوں اور بھائیوں کو چھوٹے قرضے فراہم کرے۔ مائیکرو کریڈٹ دینے والے عالمی شہرت رکھنے والے اداروں کی کارکردگی پر انکی گہری نظر تھی۔ وہ جانتے تھے کہ گرامین بینک' جس نے دنیا بھر میں تہلکہ مچا رکھا ہے۔ ان دردمند پاکستانیوں نے اپنے لیے تین چار بنیادی اصول طے کیے۔ انہوں نے فیصلہ کیا کہ ہم گرامین بنک کے برعکس قرضوں پر سود نہیں لیں گے کہ اسلام میں اس کی قطعی ممانعت ہے۔ ان کے ذہن میں تھا کہ این جی اوز کی ساکھ ملک میں کچھ زیادہ اچھی نہیں، اکثر پر باہر سے امداد لینے اور مغربی ایجنڈے پر عمل پیرا ہونے کا الزام لگتا ہے۔ یہ سب دوست اس پر متفق ہو گئے کہ حکومتِ پاکستان یا کسی غیر ملکی ادارے سے ڈونیشن نہیں لینی۔ ان کا یقین تھا کہ پاکستانی قوم میں اس قدر جذبہ اور ہمت موجود ہے کہ وہ اپنی صفوں میں موجود بے کس افراد کی مدد کر سکے۔ تیسرا اصول یہ تھا کہ قرضہ دینے کے تمام اجتماعات مساجد میں ہوں گے اس سے ایک فائدہ تو یہ ہوگا کہ مساجد کا بابرکت ماحول میسر آئے گا پھر انتظامی اخراجات میں بھی کمی ہوگی۔ آخری مگر اہم اصول یہ تھا کہ قرضہ دینے کے تمام اجتماعات کسی بھی نوعیت کا مالی مفاد تنظیم سے وابستہ نہیں ہوگا۔ سات سال پہلے دس ہزار روپے سے یہ سلسلہ شروع ہوا۔ آج یہ تنظیم پچاس کروڑ کے بلاسود قرضے چھیالیس ہزار افراد میں تقسیم کر چکی ہے۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ ریکوری ریٹ ننانوے فیصد ہے۔ جبکہ دنیا کے بہترین مائیکرو فنانس کریڈٹ اداروں کی ریکوری شرح ستانوے فیصد کے لگ بھگ ہے۔

یہ تنظیم آج ''اخوت'' کے نام سے جانی جاتی ہے۔ اس کے سربراہ ڈاکٹر امجد ثاقب ہیں۔ گزشتہ سے پیوستہ جمعہ سی این اے کی محفل میں ڈاکٹر امجد ثاقب نے جب اخوت کی کامیابی کی داستان سنائی تو سب کی آنکھیں بھیگ گئیں۔ پنجاب یونیورسٹی' شعبہ ابلاغیات کے ڈین ڈاکٹر مغیث الدین شیخ نے کہا کہ ''اخوت'' کی کامیابی کی تفصیل عام لوگوں تک بھی پہنچنی چاہیے۔ ڈاکٹر

امجد نے نرمی سے ان کی تائید کی مگران کا کہنا تھا کہ تشہیر سے پہلے ٹھوس کام کر لینا زیادہ ضروری تھا۔ ایک بنکر دوست کے سوال پر انہوں نے بتایا کہ ''اخوت'' کے مالی معاملات ٹرانسپیرنٹ رکھنے کے لیے اس کا آڈٹ ایک مشہور کمپنی کررہی ہے۔ ہم نے ڈاکٹر امجد ثاقب سے سوال کیا کہ ''اخوت'' کو پھیلانے میں اہل قلم اور میڈیا کیا کردار ادا کرسکتا ہے۔ ڈاکٹر امجد نے مسکرا کر جواب دیا ''وٹو صاحب! ہم تو آگ بجھانے والے ہیں، ہر چیز سے بے نیاز اپنے کام میں لگے ہوئے ہیں، اس جذبے کے ساتھ کوئی بھی شخص ہمارے ساتھ آسکتا ہے یا پھر اپنے طور پر کام شروع کردے، اسے ہم ہر قسم کی تکنیکی مدد دینے کو تیار ہیں۔''

محفل سے اٹھتے وقت میں سوچ رہا تھا کہ کاش بے نظیر انکم سپورٹ پروگرام کے نام پر 70ارب کی کثیر رقم ''اخوت'' کی طرح کے کسی پراجیکٹ پر لگائی جاتی تا کہ لوگوں کو بھیک مانگنے کی بجائے اپنے قدموں پر کھڑا کیا جاسکتا۔